میں تحریریں نہیں درد لکھتا ہوں

میرے الفاظ نہیں ، نوحے ہیں

تو قادر و عادل ہے مگر تیرے جہاں میں

ہیں تلخ بہت ، بندۂ مزدور کے اوقات

ایک بات ہمیشہ دل کو کچوکے لگاتی رہتی ہے کہ سرمایہ دار کا پیسہ اتنا باوقار کیوں اور ہم کسانوں کی اجناس اتنی بے توقیر کیوں ؟ ہم تو محنت کش ہیں، خون پسینہ ایک کر کے فصلیں تیار کرتے ہیں مگر ہمیں ہر موڑ،ہر مقام پر ذلیل کیوں کیا جاتا ہے ؟ ہمیں کیوں احساس دلایا جاتا ہے کہ تمہاری فصل اور تم بس دوٹکے کے ہو ! جھڑکیاں کیوں مقدر بن گئی ہیں ؟ انتظار کیوں نصیب میں لکھ دیا گیا ؟

تصویر کا ایک پہلو

گنے کی لاریوں کی لائن میں چار ڈرائیور چوکڑی مارے زمین پر لکیریں کھینچ کر کنکروں ، ٹھیکروں سے کھیل رہے ہیں کہ اچانک ہاہاکار مچ جاتی ہے ۔ دور سے کچھ لوگ ہڑبڑی کی حالت میں امڈتے آرہے ہیں۔لوگوں کے جھرمٹ میں تین لوگ نمایاں ہیں۔کپڑوں سے نمایاں ، چال ڈھال سے نمایاں ، بول چال سے نمایاں ، لہجے سے نمایاں ، ، ، فرعونیت سے نمایاں

یہ گنے کے کارخانے کے ہرکارے ہیں اور گنے کی لاریوں کے پاس جا جا کر گنے کی تازگی ، قسم اور گنا لانے والے کسان کی حیثیت اور مرتبے کا تعین کرنے پر مامور کیے گئے ہیں۔اگر گنا کسی جاگیر دار کا ہے تو پھر سرمایہ دار اور جاگیر دار کا شیطانی گٹھ

جوڑ کھل کر سامنے آتا ہے اور نسبتاً خراب گنے پر بھی مہر تصدیق ثبت ہوجاتی ہے۔ہاں البتہ کوئی دوچار ایکڑ والا بدنصیب گنے کی لاری کے ساتھ چمٹا کھڑا ہے تو اسے دوچار صلواتیں سننا ہونگی

گنا صاف نہیں کروا سکتے ؟ مل کا نقصان کروانا ہے ؟ آئندہ خیال رکھنا

ہاں اگر آپ کی قسمت نے یاوری کی اور آپ پرمٹ پر مہر لگانے والے صاحب بہادر کو اپنے دوچار خوشامد بھرے الفاظ سے رام کرنے میں کامیاب ہوگئے تو تب آپکی اور آپ کے گنے کی جاں بخشی ممکن ہے۔پر اگر خدانخواستہ صاحب بہادر کا موڈ (کسی افسر سے جوتے پڑنے کی وجہ سے) بگڑا ہوا ہے اور وہ غصے میں ہیں تو آپکی لاری پر چار پرسنٹ کی کٹوتی پکی

گویا آپ کی قسمت کا فیصلہ ایک لفنگے کو سونپ دیا گیا جسے گھر میں روٹی بھی شاید شناختی کارڈ دکھا کر ملتی ہوگی

تصویر کا دوسرا رخ

آج ادائیگیوں کا دن ہے۔کسانوں کا ایک ہجوم بنک کے آگے جمع ہے۔سب لوگ ایک بڑی سی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے دو تین کرخت صورت کلرک حضرات کے رحم و کرم پر چھوڑ دیے گئے ہیں۔کلرک حضرات سنبھالے نہیں سنبھل رہے ۔اچانک کچھ نام پکارے جاتے ہیں اور ایک صاحب اچانک اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔وہ کاغذات کا پلندہ بغل میں دبائے بنک کے اندر جانے کا قصد کرتے ہیں۔چہرے پر سختی ، لہجے میں کرختگی ، انداز میں بے فکری

مرغی کے پیچھے جس طرح چوزے امڈتے ہیں ، سب کسان اس شخص کے پیچھے پیچھے دوڑتے ہیں۔ اس ہستی کو اپنے جلو میں ، اپنے حصار میں لے کر بنک کے اندر داخل کردیا گیا ہے ، کسان البتّہ تلاشی دینے کیلیے سیکیورٹی گارڈ کے تھلے لگ جاتے ہیں۔ اب یہ حضرات سیکیورٹی کلیئرنس کے بعد ہی اچھوتوں کی طرح الگ بھیجے جائیں گے۔

اگرچہ گنے کی رسید سرکار کے بنائے قانون کے مطابق چیک کا درجہ رکھتی ہے مگر مل کے زرخیز دماغوں نے کسانوں کی روز روز کی سمع خراشی سے بچنے کیلیے ، بنک کے ساتھ گٹھ جوڑ کرکے واؤچر کا دم چھلا ساتھ اٹکا لیا ہے۔

نکلے گا پھر واؤچر بنے گا پھر ایگزیکٹیو ڈائریکٹر کارخانے کے مالک سے CPR پہلے منظوری لے گا پھر مرکزی دفتر سے واؤچر کا آفیشل اپروول ملے گا پھر واؤچر پہ جی ایم کین دستخط کریں گے

پھر جی ایم اکاؤنٹس کی گھگھی مروائی جائے گی پھر آڈٹ ٹیم بنظرِ غور تفصیلات کا جائزہ لے گی پھر کارخانے کے اندر ریکارڈ کو ٹیلی کیا جائے گا پھر اکاؤنٹس کے سینئر عہدے دارکی منظوری کے بعد کلرک حضرات کے حوالے کیا جائے گا، وہ خود کسانوں کو لے کر بنک جائیں گے پھر بنک کا مینیجر موڈ کے مطابق اور عزت و مرتبے کے ترازو میں تول کر فیصلہ کرے گا کہ پہلے رقم کا حقدار کون ہے اور پھر کسان کا نمبر آئے گا

پہلے ایم این اے ، ایم پی اے کے مشٹنڈے، پھر جاگیرداروں کے پالتو ، پھر مل کے افسروں کی گڈ بک میں شامل افراد ، پھر کلرکوں کو ہوٹلوں میں ٹریٹ دینے والے متوسط مگر سمارٹ کسان اور آخر میں جٹ

جٹ سرائیکی میں عام ، دوچار ایکڑ کے مالک کسان کو کہتے ہیں۔

کسان کے گنے کو کتنی بے عزتی ، بے توقیری کے ساتھ کٹوتیاں کر کے کلرکوں کے حوالے سے خریدا گیا تھا اور پیسے کتنی جانچ پڑتال ، چھان پھٹک اور احتیاط کے ساتھ دیے جارہے ہیں

فرق صرف یہ ہے کہ گنا بیچارے عام آدمی کا تھا مگر پیسہ تو سیٹھ کا ہے نا ! ایسے تھوڑی پھینک دیا جائے گا ؟ پورے حساب اور احتیاط سے دیا جائے گا ! کہیں ایک پائی بھی زیادہ نہ چلی جا ئے

یہ ہے ہم کسانوں کی عزت اور یہ ہے سرمایہ دار کا مقام ۔یہ کسی ایک کی نہیں ، ہر کسان کی کہانی ہے

ایسی داستانیں ہر فیکٹری ، ہر مل ، ہر مقام اور ہر منڈی میں بکھری پڑی ہیں

تحریر ، سید طارق نعیم شاہ